

5976- ایک عیسائی کیتھولک کے متعلق مسلمانوں کے موقف اور امن و سلامتی کی زندگی کا پوچھتا ہے :

سوال

میں یہ نہیں جانتا کہ آپ کے کیتھولک چرچ کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہیں، میں امریکہ سے تعلق رکھتا ہوں اور مسلمان ممالک میرے نزدیک اجنبی ہیں مجھے ان کے متعلق زیادہ علم تو نہیں لیکن مجھے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ کہ مسلمان کیتھولکی دین کی مخالفت کرتے ہیں۔
کیا وہ بات حیت کے لئے تیار ہیں؟

آپ عیسیٰ (علیہ السلام) کے رب پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟

کیا اللہ تعالیٰ سے اس درجہ تک محبت نہیں ہو سکتی کہ وہ ہم پر نازل ہو کر ہر قسم کے گناہوں سے ہماری حفاظت کرے اور ہمیشہ کے لئے ہم اس کے ساتھ زندگی گزاریں؟

مشرق وسطیٰ میں لڑائیاں کیوں ہو رہی ہیں؟

کیا اسلام ایسی قوت جو کہ مسیح علیہ السلام کے لئے خالص ہو اسے پسند یا قبول نہیں کرتا؟
باوجود اس تعلیمات کے کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں؟

تو کیا میں اور آپ اگر (اسلام کو مکمل طور پر تسلیم کر لیں) اتباع کریں تو ہر چیز اس طرح ہو جائے گی جس طرح انسان خیال کرتا ہے؟۔

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

مسلمانوں اور اسلام میں دشمنی کوئی ایسی
اندھی اور تاریک و بے سبب چیز نہیں بلکہ اس کے کچھ اصول و ضوابط ہیں اور یہ بھی اسلامی
اور شرعی احکام کی طرح ہی ہے اور پھر یہ اصول و ضوابط اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جو کہ
نقاہت اور عیوب سے پاک ہے جس کے نہایت ہی اچھے اچھے نام اور بلند و بالا صفات ہیں۔

اور پھر بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں احکام کا مصدر قرآن اور سنت صحیحہ جو کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہے جس میں عقیدہ صحیحہ اور واضح جو کہ عقیدہ توحید ہے بیان کیا گیا جس
کی بنیاد لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو کہ خاتم
الانبیاء اور امام الرسل ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو الہ اور معبود نہیں مانتے بلکہ ہم اسے اس کی الوہیت اور ربوبیت اور اس کے اسماء و صفات میں اکیلا اور یکتا تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی ہم اس کی اولاد اور بیوی بناتے ہیں، ہم اس سے دوستی اور محبت کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے دوستی اور محبت کی، اور جس سے اللہ تعالیٰ دشمنی کرتا ہے ہم بھی اس سے دشمنی کرتے ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ کو برا کہتا اور گالی دیتا اور اس کا بیٹا اور بیوی بناتا ہے ہم اس سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک اور بے نیاز ہے وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا اور نہ ہی اس سے کوئی پیدا ہوا ہے نہ تو اس کی کوئی بیوی اور نہ ہی بیٹا ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو آسمان وزمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کی ملکیت ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی وہ اولاد کا محتاج ہے جس طرح کہ انسان محتاج ہوتا ہے وہ تو والد اور جو اس کی اولاد ہے اس کا بھی خالق ہے۔

تو مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطیع ہیں انہیں قانون و شریعت سازی کا کوئی اختیار نہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے پابند ہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی معاملے میں کوئی اختیار نہیں رہتا اور جو بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ واضح اور صریح گمراہی میں پڑے گا﴾۔ الاحزاب - (36)

اور اللہ تعالیٰ کے انہی احکامات میں سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ ہی کے لئے بغض ہے۔

تو مسلمانوں کے ہاں بات چیت کی بہت ہی وسعت ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کے بعد امت کو اہل کتاب میں یہودیوں اور عیسائیوں کو بات چیت کا حکم دیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بنائیں اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں

تو اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ کہ تم گواہ رہو بیشک ہم تو مسلمان ہیں ﴿۔ آل عمران

-(64)

اور ہمارا ایمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ نبی ہیں اللہ ہمیں اس سے بچائے کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کو الہ اور رب بنائیں جس طرح کہ عیسائیوں کا گمان اور عقیدہ ہے وہ نہ تو رسول اور اس کے بھیجنے والے میں فرق کرتے ہیں اور نہ ہی خالق اور مخلوق میں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور اللہ عز و جل کا ارشاد مبارک ہے :

﴿اور جب اللہ تعالیٰ کہے گا اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے ان لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو بھی اللہ کے علاوہ معبود بنا لو عیسیٰ (علیہ السلام) کہیں گے میں تو تجھ کو پاک سمجھتا ہوں مجھے یہ کسی طرح بھی زبانیہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھے اس کا علم ہو گا تو تو میرے دل کے اندر کی باتوں کو بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا بیشک تو تمام فیوض کا جاننے والا تو ہی ہے میں نے تو ان سے اور کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی کہ جو تو نے مجھ سے کہنے کو فرمایا تھا کہ تم اللہ کی بندگی اور اس کی عبادت کرو جو کہ میرا اور تمہارا بھی رب ہے میں ان پر اس وقت تک گواہ رہا جب تک کہ میں ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھایا تو تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے ﴿۔ المائدہ - (116) - (117)

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے ۔ اس میں آپ اور آپ کے دوست واجب کو مخاطب کیا گیا ہے اگر آپ نے یہ بات مان لی تو آپ سعادت مند ہوں گے ۔

﴿اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو نہ کرو اور حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر حق کے علاوہ اور کچھ نہ کہو مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم (علیہا السلام) کی طرف ڈال دیا اور اس کی طرف سے روح ہیں اس لئے تم اللہ تعالیٰ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور یہ نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آ جاؤ اسی میں تمہاری بہتری ہے نہیں سوائے اس بات کہ اللہ تو ایک ہی الہ ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے اسی کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کام بنانے والا کافی ہے ﴿۔ النساء - (171)

اور اسلام تو محبت اور رحمت و ہدایت کا دین ہے لیکن دوسری قومیں اور لوگ تو ایسے ہی مسلمانوں کے ذمہ یہ لگا رہے ہیں کہ جب وہ لوگوں کو ہدایت کی تبلیغ کرنے کے آڑے آتے ہیں تو ان آڑے آنے والے لوگوں سے لڑائی اور قتال کرتے ہیں۔

حالانکہ اصل معاملہ یہ ہے کہ مسلمان کسی سے بھی اس وقت تک نہیں لڑتے جب تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کا دین نہ پہنچالیں اور انہیں تین چیزوں کا اختیار دیتے ہیں کہ ان میں کسی ایک کو اختیار کر لیں۔

پہلی چیز: اسلام قبول کر لیں۔

دوسری: اگر وہ اسلام قبول نہیں کرتے اور اپنے دین پر باقی رہتے ہیں ان کی حفاظت کے بدلے میں مسلمانوں کو جزیہ دیں۔

تیسری: اگر وہ پہلی اور دوسری کو قبول نہیں کرتے تو پھر قتال اور لڑائی۔

اور پھر ہم مسلمان جب لڑائی اور قتال کرتے ہیں تو اس سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ بندوں کو بندوں کی عبادت سے چھٹکارا دلا کر اللہ وحدہ کی عبادت میں لایا جائے اور ادیان کے ظلم و ستم سے نکال کر اسلام کے عدل کی طرف لایا جائے اور دنیا کی تنگی و مشکل سے دنیا و آخرت کی وسعت کی طرف لایا جائے۔

اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے اور آخری زمانے میں نازل ہو کے اسلام کو نافذ کریں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

(عیسیٰ علیہ السلام دمشق میں سفید منارے کے پاس اتریں گے)

سنن ابوداؤد۔ (4/117) اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

اور اسلام نے پہلے سب ادیان اور رسالتوں کو منسوخ کر دیا ہے اس لئے اسلام کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کسی سے بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں فرمائے گا تو جب لوگ مسلمان ہو جائیں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور رسولوں میں سے سب سے بہتر رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی اور اعمال صالحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور انہیں دنیا و آخرت میں اچھی زندگی سے نوازے گا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔ تم میں سے جو بھی نیک عمل کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے اور ان کے نیک اعمال کا بدلہ بھی انہیں ضرور دیں گے۔ النخل - / (97)

امید ہے کہ ہم ان سوالات کے جوابات دے سکے ہوں گے جو کہ آپ نے کیے تھے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو حق کی اتباع اور پیروی کرنے کی ہدایت دے آمین۔

اور سلامتی اس پر ہے جو کہ ہدایت کی پیروی اور اتباع کرتا ہے۔

واللہ اعلم۔